ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

انفرادی نیک اعمال کی اجتماعی فلاح وبہبود (اسلامی تعلیمات کے تناظر میں خصوصی تجزیہ)

Collective well-being of individual good deeds (special analysis in the context of Islamic teachings)

Dr. Mahmood Ahamd
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore.
Dr. Muhammad Zia Ullah
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA & E, Lahore.
Zanobia Aslam
M.Phil. scholar, Islamic studies, NCBA & E, Lahore.

Abstract

In Islam, the concept of good deeds holds profound significance, serving as the cornerstone of moral conduct and spiritual growth. It is firmly believed that engaging in acts of kindness, charity, and righteousness not only benefits individuals in the present life but also holds immense reward in the hereafter. The teachings of Islam emphasize the importance of performing good deeds, regardless of their scale, as they are seen as pathways to earning the pleasure of Allah and securing blessings in both worldly life and the afterlife.

The principle that good deeds yield positive outcomes is deeply ingrained in Islamic teachings. It is emphasized in numerous verses of the Quran and teachings of the Prophet Muhammad (peace be upon him). Muslims are encouraged to engage in acts of charity, compassion, and justice, recognizing that such actions not only bring about immediate benefits but also contribute to spiritual elevation and eventual salvation.

In Islamic belief, the rewards for good deeds are twofold: they manifest in both the temporal world and the afterlife. A person who performs a good deed, regardless of its scale, is promised its fruits in this life and the hereafter. This concept underscores the profound connection between one's actions and their consequences, emphasizing the notion of accountability and divine justice.

Furthermore, the concept of good deeds extends beyond individual benefit to encompass the well-being of society as a whole. By engaging in acts of charity and service, individuals contribute to the betterment of their communities and uplift those in need. In doing so, they not only earn divine rewards but also foster a culture of empathy, solidarity, and compassion within society.

Keywords: Spiritual growth, Kindness, Charity, Worldly life, Afterlife, Accountability, Community welfare

اس حقیقت کو اسلامی تعلیمات میں بہترین طریقے سے بیان کیا گیا ہے کہ نیک اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ انسان جو بھی نیکی کرتا ہے، چاہے وہ چھوٹی مگر اصل میں اہم ہو، یا بڑی نیکی کا عمل کرے، اس کا اجر اور جزا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہوتا ہے۔ اسلام میں انسان کی نیت اور عمل دونوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔ نیت کی صفائی اور خدا کے لیے نیک عمل کی صدقہ آموزی، اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ جب کوئی شخص نیک عمل کرتا ہے، تو خدا اس کے اجر کا دین دنیا میں بھی کرتا ہے۔ یہ دین دنیا میں انسان کو راحت دیتا ہے اور اس کی زندگی میں بھلائی کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس کے علاوہ، آخرت میں بھی انسان کو اس کے نیک اعمال کا اجر ملتا ہے، جو کہ حساب و کتاب کے دن میں انسان کے لیے بہت اہم ہوتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق، انسان کو نیک عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اور اس کے لیے اجر کی یقینی ضمانت دی جاتی ہے۔ یہ آمریت اسلامی دین کی روشنی میں انسان کی راہنمائی کرتی ہے کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں بھلائی حاصل کر سکے۔ یقیناً، ایک شخص جو خیراتی اعمال انجام دیتا ہے، اپنے اور دوسروں کے لئے دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی کا سبب بن جاتا ہے۔ خدا کی رضا حاصل کرنے اور دوسروں کی مدد کرنے کے لئے کوشش کرنے والا شخص مثبت اثرات پیدا کرتا ہے جو اس کو نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے نیک عمل کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے اور اس کے اجر کا مالک اللہ ہے جو اپنے بندے کی خوشنودی کے لئے انجام دیتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

ایک دوسرے کی مدد کرنے سے انسانیت میں ایک ایمان اور محبت کی لہر پیدا ہوتی ہے جو سماجی تعلقات کو مضبوط بناتی ہے۔ نیک عمل کرنے والے افراد کے دلوں میں محبت کا احساس پیدا ہوتا ہے جو انہیں دنیا اور آخرت کی خوشیاں فراہم کرتا ہے۔ اس طرح، نیکی کا کردار انسان کے زندگی کو روشن اور خوشگوار بناتا ہے اور اس کے اجر و ثواب کا خزانہ آخرت میں خوشیاں و فرحتوں سے بھر دیتا ہے۔

ایک مخلص اور نیک دل انسان کے لئے دنیا اور آخرت میں بڑے بڑے فائدے رکھتے ہیں۔ انسان کو ہر موقع پر نیکی اور بھلائی کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور خدا کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے دوسروں کے لئے مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ انسانیت میں محبت، امن، اور خوشیاں پھیلتی رہیں۔ اس طرح، ایک اچھے دل والے شخص کے لئے دنیا اور آخرت میں بڑے بڑے بھلا موقع پیدا ہوتے ہیں اور اس کے عمل کا اجر خدا کے پاس محفوظ رہتا ہے۔

خدا کے آخری رسول ﷺ فرماتے ہیں

اَلبِرُّ لَا یَبلٰی وَالِاثمُ لَا یُنسٰی وَالدَّیَّان لَا یَمُوت فَکُن کَمَا شِئتَ کَمَا تُدِینُ تُدانُ [1]

بھلائی کبھی پرانی نہیں ہوتی (جو لوگ نیکیاں کرتے ہیں، ان کے اعمال کی بھلائی اور ان کا اجر دنیا و آخرت دونوں میں بقاء رکھتا ہے۔ نیک عمل کی بھلائی انسان کی زندگی میں سدا بقا رکھتی ہے اور اس کا اجر کبھی مٹنے والا نہیں ہوتا۔

گناہ کبھی بھولا نہیں جاتا (اسلامی عقیدے کے مطابق، گناہ کرنے والے اعمال کا بدلہ ضرور لینا ہوتا ہے، چاہے وہ دنیا میں ہو یا آخرت میں۔ گناہ کی معافی کے لیے توبہ اور اصلاح کی طلب کی جاتی ہے، لیکن گناہ کا اثر بھولایا نہیں جاسکتا۔

بدلہ لینے والا (یعنی اللہ تعالیٰ) کو کبھی موت نہیں آئے گی (وہ انصاف کا مالک ہیں اور وہ کبھی نہیں مرتا۔ وہ ہر اعمال کا حساب رکھنے والے ہیں اور ان کی حکمت کے مطابق ہی اجر اور عذاب دیتے ہیں۔ ان کی عدلیہ کبھی ختم نہیں ہوتی اور وہ ہمیشہ موجود ہیں۔

یہ مفہومات اسلامی اعتقادات کے حصول میں بہت اہم ہیں اور ان کا عملی زندگی میں اہم کردار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو اپنے عملوں کے ذریعے اس بات کی ذاتی یقین کے ساتھ عمل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ نیکیوں کو بڑھاوہ دیں اور گناہوں سے بچیں۔

نیک عملوں کے دنیوی فوائد

سچ یہ ہے کہ نیکی کبھی بھی پُرانی نہیں ہوتی۔ نیک عملوں کے اجر اور ثواب کیا ہے؟ اس کی کیا شان ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکات تیار کی ہے مسلمانوں کے لئے جو نیک عمل کرتے ہیں، جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کوئی کان نے سنا نہیں اور نہ کوئی دل کیا خیال کیا ہے، اللہ فرماتا ہے:

وَلَاجرُ الاٰخِرَۃِ اَکبَرُ [2]

اور بے شک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے

اس کے ساتھ ساتھ دُنیا میں بھی نیک اَعْمال کے اچھے نتائج دیکھنے کو ملتے ہیں، قرآن و حدیث میں نیک اَعْمال کے بہت سارے دُنیوی فوائد بھی بیان ہوئے ہیں؛

پر سکون خوشحال زندگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِلَّذِیۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِیۡ ہٰذِہِ الدُّنۡیَا حَسَنَۃٌ ؕ-وَلَدَارُ الۡاٰخِرَۃِ خَیۡرٌ ؕ [3]

جو اس دنیا میں بھلائی و خیر والے کام کرتے ہیں، ان کے لیے بہتر بدلہ ہے اور کوئی شک نہیں کہ آخرت کا گھر ہی سب سے بہتر ہے

مذکورہ بالا آیت کا ایک مفہوم یہ بھی ہے:

"جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور دنیوی زندگی میں نیک اعمال کئے، انہیں اس دنیا میں بھی اِس کا نیک بدلہ ملے گا۔"[4]

یعنی دوسروں کے لئے نیک کام کرتے ہیں، ان کے لئے دوسروں کو بھلائی ہوتی ہے۔ اور بے شک، آخرت کا مطلب، جو آخرت کی روایت ہے، وہ سب سے بہتر ہے، یعنی انسان کے لئے آخرت میں بہت بڑی نعمت ہے جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔ آخرت میں ایمانداری اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کو خوشیاں اور بے حد اجر و ثواب ملتا ہے۔

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً [5]

جو آدمی یا عورت عمل صالح کرے اور وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے صاف ستھری زندگی دیں گے۔

بلاشک، جو مرد یا عورت نیک عمل کرتے ہیں اور وہ مسلمان ہوتے ہیں، ان کو پاکیزہ زندگی عطا کی جاتی ہے۔ پاکیزہ زندگی یعنی ایمانداری سے اور نیک عمل کرتے ہوئے گزارنا۔ ایماندار اور نیک عمل کرنے والے لوگوں کو حسن اخلاق، معاشرتی تعلقات میں احترام، اور زندگی کے دیگر پہلوؤں میں ایک مثبت رویہ اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ایسے لوگوں کی پاکیزہ زندگی اور اخلاقی اقدار دوسروں کو بھی مثال میں آتی ہے اور وہ دوسروں کے لئے ایک مثال بن جاتے ہیں کہ ایمانداری اور نیکی کی راہ پر چلنا کتنا بہترین اور فائدے مند راستہ ہے۔

نیک اعمال کرنے والے افراد کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت دونوں میں بہت سی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ یہاں کچھ اہم نعمتیں درج ذیل ہیں:

رزقِ حلال

نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے حلال رزق عطا فرمایا ہے۔ ایسے افراد کی محنت اور جدوجہد کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیتے ہیں اور ان کے لیے روزی کا ذریعہ بناتے ہیں جو پاکیزہ اور حلال ہوتی ہے۔

نیک، پاکیزہ زندگی

نیک عمل کرنے والے کی زندگی پاکیزہ، صاف، اخلاقی اور روحانی طور پر بہتر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و قربت اسے دنیا میں انتہائی امن، سکون اور راحت عطا فرماتی ہے۔

سکون و آرام

نیک عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی سکون و آرام عطا فرماتے ہیں۔ ان کی زندگی میں پریشانیوں، دکھوں اور فقر کی کمی ہوتی ہے اور وہ اللہ کے حفظ و امان میں ہوتے ہیں۔

یہ نعمتیں صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی ان کے لیے بہتری اور اجر او ثواب کی صورت میں آتی ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں یہ وضاحت ہے کہ نیک اعمال کی بدولت انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی وعدہ فرمایا ہے کہ جو ایمانداری سے اور نیک عمل کرتے ہیں، ان کو ضرور ان باتوں کی برکت سے نوازا جائے گا جو آبادی کی حیثیت رکھتی ہیں اور جو لوگ ایمانداری سے اور نیکی سے زندگی گزارتے ہیں، ان کے لئے دنیا و آخرت میں خوشیاں اور برکتیں ہوتی ہیں۔ نیک اعمال کرنے سے انسان کے دل و دماغ میں صفائی آتی ہے اور وہ ایک پُر امید اور خوشگوار زندگی گزارتے ہیں جو ان کے روحانی اور جسمانی صحت کو ترقی دیتی ہے۔ ایسی زندگی میں ان کا روز گار اور معاشرتی تعلقات بھی بہتر ہوتے ہیں اور وہ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں خوش رہتے ہیں۔

نیک عمل کرنے کے تین فوائد

حضرت حسن بن صالح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں نیک عمل سے تین فوائد حاصل ہوتے ہیں:[6]

1۔ جسمانی طاقت 2۔ نورِ قلب 3۔ نورِ بصارت (یعنی آنکھوں کی روشنی)

اس کے برعکس برے اعمال و افعال کے بھی تین نقصان ہیں جن میں:

1۔ جسم میں کمزوری 2۔ ظلمت قلب 3۔ آنکھوں میں اندھا پن لاتا ہے۔

صحت مند جسمانی طاقت، سو سال کی عمر میں بھی

ایک بڑے عالم، علامہ ابو طیب طبری رحمۃ اللہ علیہ، جو اس دنیا میں 100 سال سے زیادہ رہے، ان کی دماغی اور جسمانی صحت اور توانائی بھی ان کی بڑھتی عمر میں بھی حیرت انگیز رہی۔ جب ان سے کسی نے ان کی صحت کی راز پوچھا تو انہوں نے کہا: "میں نے جوانی کے ایام میں اپنے جسمانی اعضاء کو گناہوں سے بچا کر رکھا (نیک عملوں میں مشغول رہا)، اللہ کی رحمت سے، آج جب میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اللہ تعالیٰ نے میرے جسمانی اعضاء کو محفوظ رکھا ہے۔"[7]

یہ زندگی کے ہر پہلو میں نیکی اور برکت لاتے ہیں، اور یہ فائدہ دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی ان کے لیے ثواب کی صورت میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ہدایت دی ہے کہ نیک عمل کریں اور اس کا اجر آج و آخرت دونوں میں ہوتا ہے۔

نیک اعمال کے دنیوی فوائد: مشکلات میں آسانی

عمل صالح کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دنیا کی تکلیفات اللہ پاک کے کرم سے آسان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا[8]

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے معاملات میں آسانی فرمادے گا

اللہ پاک ایک اور مقام پر فرماتا ہے

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا[9]

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ پاک اس کے لئے کامیابی کی راستے نکال دے گا

نیک اعمال کا بنیادی فائدہ

نیک اعمال کرنے کا اہم فائدہ یہ ہے کہ اللہ پاک مشکل وقت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔ جب کسی شخص کو مشکلات اور تکلیفات کا سامنا ہوتا ہے اور نجات کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہوتا، تو اللہ پاک اس بندے کے لئے نیک راستے پیدا فرماتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فضل و کرم سے ایک نیک

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

عمل کرنے والا شخص مخصوص طور پر دنیا اور آخرت میں آسانیاں حاصل کرتا ہے۔ اس کے لئے دنیا میں سکون، آرام، خوشی، اور برکت پیدا ہوتی ہے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو اپنے بے حساب اجر سے نوازتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نیک اعمال کرنے والوں کے لئے دنیا اور آخرت میں نیک نتائج ہیں، اور وہ اپنے رب کے رحمت اور مہربانی سے خوش اور راضی ہیں۔

برائی کا راستہ روکنا

ارشاد مصطفوی ﷺ ہے

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ

یعنی نیک اعمال برائیوں سے بچا لیتے ہیں۔[10]

جب انسان نیک اعمال کرتا ہے، جیسے صدقہ دینا، محتاطی سے رہنا، دوسروں کی مدد کرنا، خیراتی کاموں میں مشغول ہونا وغیرہ، تو یہ ان کو برائیوں سے بچاتے ہیں اور ان کو ان کے گناہوں کے بدلے اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں۔ نیک اعمال انسان کو اخروی زندگی میں معافی، نجات اور خوشیاں بھی فراہم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم، نے ہمیں بتایا ہے کہ نیک اعمال انسان کو دنیا اور آخرت کی برکت سے بچا لیتے ہیں۔ اسی طرح، جب انسان برائیوں میں ملوث ہوتا ہے، جیسے جھوٹ بولنا، چوری کرنا، ظلم کرنا، اچھلنے سے گریز کرنا وغیرہ، تو نیک اعمال کی بجائے یہ ان کو مشکلات، پریشانیاں اور بدبختیاں دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں نیک اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم اپنے زندگی کو خوشی اور سکون سے گزار سکیں اور برائیوں سے بچیں۔

صالح اعمال کے دیگر دنیوی فوائد

نیک اعمال کے اور بھی بہت سارے دنیوی فائدے ہیں، مثلاً

- عمل صالح کی برکت سے بندے کے دشمنوں سے حفاظت کی جاتی ہے۔
- عمل صالح کی وجہ سے کاینات کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔
- عمل صالح کی وسیلے سے غربت و محتاجی سے نجات ملتی ہے۔
- عمل صالح کی وجہ سے اللہ پاک کی خاص مدد و نصرت نصیب ہوتی ہے
- عمل صالح کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔
- عمل صالح کی وجہ سے قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے
- عمل صالح کی وجہ سے عزت بڑھتی ہے
- اللہ پاک مخلوق کے دل میں نیک بندے کی محبت ڈال دیتا ہے
- ایک بہت اہم فائدہ یہ کہ **نیک اعمال** کی برکت صرف نیکیاں کرنے والے تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کے صدقے میں اس کی آل، اولاد کو بھی برکتیں نصیب ہوتی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

خزانے کی حفاظت

قرآن کریم میں مذکور واقعہ میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام ایک ساتھ سفر کر رہے تھے۔ وہ ایک شہر میں پہنچے جہاں انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے دہانے پر تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فوراً دیوار کی مرمت میں پہل کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس حرکت پر حیران ہوئے اور حضرت خضر سے اس کی وجہ پوچھی۔

اس کے جواب میں حضرت خضر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ان کے اس عمل کے پیچھے کوئی حکمت پوشیدہ ہے۔ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطلاع دی کہ یہ دیوار دو یتیم لڑکوں کی ہے جو بستی میں رہتے تھے۔ ان کے والد ایک نیک آدمی تھے، اور دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا جو ان کے والد نے ان کے لیے چھوڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت میں حکم دیا تھا کہ دیوار کی مرمت کی جائے اور یتیموں کے لیے خزانہ اس وقت تک محفوظ رکھا جائے جب تک کہ وہ اس کا دعویٰ کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ [11]

رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رَبّ نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رَبّ کی رحمت سے۔

علما فرماتے ہیں اس نیک شخص کا نام کاشح تھا اور یہ ان یتیم بچوں کا آٹھویں یا دسویں پشت میں والد تھا۔[12]

اللہ پاک کی کرم نوازی کا اندازہ ہمارے لئے بہت مشکل ہے کیونکہ ہم مختلف مواقع پر اللہ کے فیصلوں اور حکموں کو بالکل سمجھ نہیں سکتے۔ حضرت خضر علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا تاکہ وہ اس دیوار کی تصلیح کریں اور اس کے نیچے یتیم بچوں کا خزانہ حفاظت میں رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مخصوص مرضی اور حکم کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام نے اس کام کو کیا اور یہ ان کے اختیار اور ایمانداری کی علامت ہے کہ وہ اللہ کے حکم کو بے شک ادا کر رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور حکم کے پیچھے بہت سارے راز ہوتے ہیں جو ہمارے لئے معلوم نہیں ہوتے، لیکن یقیناً وہ ہمارے بہتری اور فلاح کیلئے ہوتے ہیں۔ انسانی زندگی تو اتنی پاک نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کی پوری تشریح اور بیان کر سکیں۔ اس لئے ہمیں اپنے رب کی رحمت اور کرم نوازی پر یقین رکھنا چاہئے اور اس کے حکم کو ایمانداری سے ماننا چاہئے بغیر کسی شکایت یا شبہ کے۔

یہ واقعہ توکل اور حکمت الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا سبق دیتا ہے۔ حضرت خضر (علیہ السلام) نے اللہ کے پوشیدہ منصوبوں کے بارے میں اپنے علم اور سمجھ کا مظاہرہ کیا اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ کے فرمان کو قبول کرنے اور اس پر بھروسہ کرنے کی اہمیت ظاہر کی، خواہ یہ بات حیران کن یا انسانی سمجھ سے باہر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ ہمیں اللہ کی حکمت اور اس کے علم پر یقین رکھنے کی اہمیت سکھاتا ہے کہ اس کی مخلوق کے لیے کیا بہتر ہے۔

ہمسائیوں کی حفاظت

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

آدمی کے نیک ہونے کی وجہ سے اللہ پاک اس کی نسل در نسل کی بہتری فرما دیتا ہے اور اس کی نسل بلکہ اس کے ہمسائیوں کی بھی رعایت فرماتا ہے۔[13]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

حفاظتِ اولاد

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے بیٹے کو فرماتے تھے: "بیٹا! میں تمہاری وجہ سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کے صدقے تمہاری حفاظت فرمائے۔[14]

بچوں کی حفاظت اور ان کے مستقبل کے خواب دیکھنا ہر والدین کا فرض ہوتا ہے۔ اپنے بچوں کے لئے اندازہ کرنا اور ان کی فلاح اور ترقی کی پلاننگ کرنا بہت اہم ہے۔ اولاد کو اچھی تعلیم دینا، ان کے مستقبل کے لئے مناسب راہ دکھانا اور ان کی خواہشوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنا والدین کا انتہائی اہم ذمہ داری ہے۔

بزرگوں کا انداز دیکھنے کا تجربہ اور عمر کی بڑھتی ہوئی سالگرہ ان کو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے واقف کرتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کے لئے فکرمندی اور پلاننگ کرتے ہیں تاکہ بچوں کا مستقبل بہتر ہو سکے۔ ان کی محنت اور تحریر اپنے بچوں کے لئے ایک بہت اہم موقع ہے جو ان کی زندگی کو معنوی اور فائدے مند بناتا ہے۔

بزرگوں کے تجربات اور دیکھے ہوئے دورانیے کے باعث والدین کے انداز، دیکھنے کے طریقے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان کی محنت، قوت اور صبر کا اندازہ کرنا بے شک ایک بڑا سبق ہوتا ہے۔ ان کے خواب اور امیدیں بچوں کے لئے مثبت اور موثر راہنمائی ہوتے ہیں جو ان کی زندگی کو مثبت انداز میں تبدیل کرتے ہیں۔ بزرگوں کے تجربات سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے اور ان کے انداز دیکھنے سے ہمیں خود کو بہتر کرنے کا موقع ملتا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا یہ عمل بچے کی حفاظت کے لئے ایک نیک عمل تھا۔ بچے کی حفاظت اور ترقی انسانی جوہروں میں سب سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ انسان کے بچے اس کیلئے ایک انعام ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اس لئے بچے کی صحت، تعلیم، اخلاقی تربیت اور معاشرتی حفاظت کا خیال رکھنا بہت اہم ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نمازوں کو زیادہ پڑھنے کے ذرائع میں سے ایک استعمال کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حمایت سے بچے کی حفاظت اور ترقی میں کامیابی حاصل ہو سکے۔ نماز ایک ایسا رابطہ ہے جو انسان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جو انسان کو روحانیت، صبر اور تواضع کے فروغ کا ذریعہ بناتا ہے۔ نماز کی پابندی انسان کو نیک عملوں کی طرف رجوع کرتے رہنے میں مدد کرتی ہے جو کے اثرات بچے کی حفاظت اور ترقی کی صورت میں آئے گا۔

بچوں کی حفاظت کے لئے دعا کرنا ایک نیک عمل ہے جو ہمیں اپنے معاشرتی مسئلوں اور دشواریوں کا حل بھی دیتا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا ایک نمونہ آپکے لئے ایک اہم سبق ہے کہ بچوں کی حفاظت کے لئے اپنی نمازوں کو قوت بنائیں اور اللہ تعالیٰ سے بچوں کی حفاظت کی دعا مانگیں۔

اعمال صالح: اچھی نیت

نیت اچھی رکھنے کے آخرت میں تو فوائد حاصل ہونگے، دنیو لحاظ سے بھی اس کے بہت فائدے ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں۔

مثبت سوچ ملنا

جدید سائیکالوجی کے تجزیات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مثبت سوچ کا مالک ہونا انسان کے لئے کامیابی، ترقی، اور عروج کے لئے اہم اور بنیادی ہے۔ ایک شخص جو مثبت سوچ رکھتا ہے، اپنے زندگی کے مختلف پہلوؤں کو ایک اجابی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے ذہن میں امکانات اور مواقع کی تلاش ہوتی ہے جو کے مثبت نتائج انسان کے لئے لے کر آتے ہیں۔

جی ہاں، اچھی نیت کا اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ ہماری اچھی نیتوں کی عادت کی برکت سے مثبت سوچ نصیب ہو جاتی ہے۔ اچھی نیت ایک اہم معیار ہے جو کسی بھی کام کے ساتھ مثبت وابستگی رکھتی ہے۔

ہم کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں، اور اچھے پہلو کو تلاش کرتے ہیں جو کام کو مثبت اور مفید بنا سکتے ہیں۔ اسی اچھے پہلو کو ذہن میں لاتے ہوئے، ہم اس کو اپنا مقصد بنا کر کام کرتے ہیں۔ یہ مثبت سوچ کے مفہوم ہونے کا ایک نمونہ ہے۔

اچھی نیت اہم ہے کیونکہ یہ ہمیں مثبت راہ دکھاتی ہے، جو کہ کامیابی کی راہ میں اہم ہے۔ ایک اچھی نیت کی بنا پر، ہم اپنی کوششوں کو مثبت اور مستحکم بنا سکتے ہیں، اور مشکلات کا سامنا بھی مثبت طریقے سے کر سکتے ہیں۔

اس طرح، اچھی نیت کے مالک بننے سے ہمیں خود کو بہترین راستے پر رکھنے کی صلاحیت حاصل ہوتی ہے، جو کہ زندگی کے ہر حصے میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ اچھی نیت ہماری شخصیت کو بہتر بناتی ہے اور ہمیں کامیابی کی سمت میں پیش رو رہنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

مثبت سوچ رکھنے والا شخص مشکلات کا سامنا بھی مثبت طریقے سے کرتا ہے۔ وہ اچھے سمجھوتے کے ذریعے حل تلاش کرتا ہے اور ناکامیوں کو مستقبل کے لئے ایک موقع سمجھتا ہے۔ ایسے افراد کو ہار نہیں ماننے کا حوصلہ ہوتا ہے اور وہ مثبت مقاصد کی جانب حرکت کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو منفی سوچ رکھتے ہیں، عموماً کامیاب نہیں ہوتے کیونکہ ان کے ذہن میں خود شکایت، ہمیشہ کامیاب نہ ہونے کی باتیں، اور ناکامیوں کے بارے میں ہمیشہ کیسی مثبت فرض کی جاتی ہیں۔ ایسے لوگ اپنے تعلقات، کاروبار، اور زندگی کے مختلف حصوں میں منفی اثرات پیدا کر سکتے ہیں اور معمولی مسائل کو بڑھا کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔

اس لئے مثبت سوچ ہونا ایک شخص کے لئے بہت اہم ہے تاکہ وہ مثبت اور موثر طریقے سے اپنے مقاصد کو حاصل کر سکے اور کامیابی کی راہ میں پر سکونیوں کا سامنا کرتے ہوئے بھی ہمت نہ ہارے۔ مثبت سوچ کے ذریعہ انسان خود کو بہترین اور مثبت راستے پر رکھ سکتا ہے جو کے ان کے لئے زندگی کے ہر پہلو میں فوائد پیدا کرتے ہیں۔

نعمت رحمت ہی رہے

اچھی نیت کا دوسرا دنیوی ثمر ہوتا ہے کہ جو اللہ کی طرف سے آپ کو نعمت عطا ہوئی ہے وہ نعمت ہی رہے۔ زحمت نے بنے۔ دُنیوی کامیابیاں اور موادی بھلائیاں انسان کو خوشیاں فراہم کرتی ہیں اور اس کے زندگی کو مختلف طریقوں سے آسان بناتی ہیں، مگر یہ ضروری نہیں کہ وہ بھلائیاں انسان کے اخرویت کے لئے حقیقی نعمت ہوں۔

فرعون کی بادشاہی اور قارُون کی دولت بڑے موادی دُنیوی فائدے فراہم کرتی تھیں، مگر یہ ان کے اخرویت یا روحانیت کے لئے کوئی فائدہ نہیں تھی۔ بادشاہت و دولت ان کے لئے بالترتیب نعمت ضرور تھی مگر یہ ان کے لئے رحمت نہ ہو سکی کیونکہ وہ غرور و تکبر کی بھینٹ چڑھ گئے اور یہی نعمت ان کے لئے زحمت بن گئی۔ ان کے دل میں تکبر، غرور، انسانوں کی ظلم اندوزی اور اپنی طاقت کا نافذ ہونا تھا، جس سے وہ اپنے رب اور نبی کی نصیحت کو نظر انداز کرتے رہے۔ ان کی بڑھتی ہوئی مال و دولت نے ان کے دِل کو انسانیت سے دور کر دیا اور ان کا غرور اور تکبر بڑھا دیا۔

حقیقی کامیابی اور بھلائی انسان کے دِل کو پُر نور بناتی ہے، روحانیت کو تقویت دیتی ہے اور دل کی انسانیت کو احترام اور محبت کی راہ دکھاتی ہے۔ حقیقی کامیابی انسان کے اندر مثبت صِفات، محبت، انصاف، شکریہ، خدمت، اور اچھے اخلاق کی پیداوار ہوتی ہے جو اس کو اخرویت کی راہ میں قرار دیتی ہے۔ ایسے انسان کے لئے دُنیوی بھلائیاں اور موادی کامیابیاں بھی روحانیت کی بڑی نعمت بن جاتی ہیں جو ان کو اٹھتے رہنے کی توانائی دیتی ہیں اور اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی اور خوشیاں عطا کرتی ہیں۔

رحمن یا شیطان کا طرق

آپ نے بہت خوبصورت حقیقت بیان کی ہے۔ انسان کے کاموں کے پیچھے نیت کا اہمیت بہت بڑی ہے۔ جیسا کہ آپ نے درست فرمایا، ایک ہی کام کو کرتے ہوئے اگر انسان کی نیت اچھی ہو تو وہ کام اچھائی کا سبب بن جاتا ہے اور اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچتا ہے، دُنیا میں بھلائی کی تبلیغ ہوتی ہے اور آخرت میں اجر و ثواب ملتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

جبکہ اگر نیت بُری ہو تو اسی کام کو کرتے ہوئے اس کی برکت کم ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ بھی منفی ہو سکتا ہے۔ دُنیا میں بھی اس کا نفع کم ہوتا ہے اور آخرت میں بھی اس سے نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں نیت کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور انسان کو ہر کام کے شروع میں اپنی نیت کو صاف کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ایک مشہور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اعمال کا بدلہ نیت پر ہے، اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔"[15]

اِس لئے ہمیں ہر اپنے کام کے پیچھے اچھی نیت رکھنی چاہئے تاکہ ہمارے اعمال بھلائی کے سبب بنیں اور ہم اپنی دُنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوں۔

اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث ہے:

> "جو شخص دُنیا حاصِل کرنے کی نیت رکھتا ہے، اللہ پاک اس کے لئے اس کے کام کو علیحدہ کر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان ہو جاتی ہے اور دُنیا اس کے پاس اتنی آئے گی جتنی اس کے تقدیر میں لکھی گئی ہے۔ اور جو شخص آخرت میں بہتری حاصِل کرنے کی نیت رکھتا ہے، اللہ پاک اس کے دل میں تونگری ڈال دیتے ہیں اور دُنیا اس کے پاس زلیلت سے آئے گی۔"[16]

جیسی نیت ویسا بدلہ

- بلاشبہ، جیسی نیت ویسا بدلہ ایک مشہور کہاوت ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ انسان کے اعمال کا نتیجہ اس کو ضرور ملتا ہے
- اس کہاوت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم نیک اعمال کریں تو ہمیں نیکی ملتی ہے اور اگر ہم برے اعمال کریں تو ہمیں برائی ملتی ہے
- اس سے ہم خود پر اعتماد رکھنا سیکھتے ہیں، کام میں دل لگاتے ہیں، اور دوسروں کا بھلا سوچتے ہیں
- اس سے ہم خود کو بدلنا شروع کرتے ہیں، اپنی غلطیوں سے سبق لینا شروع کرتے ہیں، اور دوسروں سے معافی مانگنا شروع کرتے ہیں

نماز کے دنیوی فوائد

بلاشبہ، نماز ایک بہت اہم عبادت ہے جو دُنیوی اور اُخروی کامیابیوں کی کُنجی ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے کے اُخروِی فوائد جو ہیں، وہ تو ہیں کہ ان سے انسان کی روحانیت میں بے پناہ بہتری آتی ہے، انسان کی تقویٰ بڑھتی ہے، دل کی پُکاروں کا احساس رہتا ہے اور روحانی راہ میں آسانی ہوتی ہے۔

دُنیوی فوائد بھی اتنے زیادہ ہیں کہ ان کی گنتی نہیں ہو سکتی۔ نماز کے انجامی فائدے میں انسان کو دل و زبان کا سکون ملتا ہے، آرام وسکون کا احساس ہوتا ہے، روزی کی برکت بڑھتی ہے، تعلقات میں بے خوفی رہتی ہے، دل کی سختی کم ہوتی ہے اور معاشرتی رِشتے مزید مضبوط ہوتے ہیں۔ نماز پڑھنے سے انسان کی زندگی میں بہتری آتی ہے اور وہ مشکلات کا سامنا بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔

نماز ایک مقدس عمل ہے جو انسان کو دُنیا اور آخرت دونوں کے فوائد فراہم کرتا ہے۔ اس کو نیک نیت اور اخلاص سے ادا کرنا اہم ہے تاکہ انسان ان فوائد سے پُر فائدہ ہو سکے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.1, 2023

معاشرتی فوائد

نماز ایک شکر کا عمل ہے اور شکر کی برکت سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ فوائد دنیا و آخرت دونوں میں نماز کے اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں:

1. نماز انسان کی ارادی قوت کو مضبوط بناتی ہے، جس سے وہ کامیابی کے لئے محنت کر سکتا ہے۔ ایک مستقل نمازی کو قوت ارادی مضبوط ہوتی ہے اور وہ کسی بھی مشکل کا سامنا کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

2. نماز انسان کو لاپرواہی، سستی اور کاہلی سے بچاتی ہے۔ نماز ادا کرنے سے انسان مثبت انرجی حاصل کرتا ہے اور اس کے دل میں کام کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

3. نماز ادا کرنے سے انسان کی قُوّتِ ارادی مضبوط ہوتی ہے جو کسی بھی کام میں کامیابی کے لئے بہت ضروری ہے۔

4. نماز انسان کو حفاظتی حِصارہ فراہم کرتی ہے۔ نماز ادا کرنے سے انسان مختلف برائیوں، سختیوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

5. نماز انسان کی دنیا و آخرت کی فلاح وبقاء کے لئے ایک ویکسین کی طرح ہوتی ہے جو انسان کو روحانی طور پر محفوظ رکھتی ہے۔

یہ واقعی بہت اہم و معاشرتی فوائد ہیں جو نماز کے ادا کرنے سے انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ نماز کو اہمیت دیتے رہیں اور اپنی زندگی کو ایک بہتر اور خوشگوار روشنی سے بھر دیں۔

نتیجہ بحث:

بلاشبہ !نیک اَعْمال کی دُنیوی فائدے بہت عظیم ہیں اور ہم یہاں کچھ مختصر مثالیں پیش کرتے ہیں:

1. اچھی نیت کے ساتھ نیک عمل کرنے سے انسان کی اندرونی سکون اور خوشی میں اضافہ ہوتا ہے۔
2. نیک اَعْمال کرنے سے انسان کی طبیعت میں نیکی بڑھتی ہے اور وہ اچھے رویے اور اخلاقیت کے ساتھ دوسروں کے ساتھ رفتاری سے روشناس ہوتا ہے۔
3. نیک اَعْمال کرنے والے کو دنیا میں بھی محبوبی اور احترام حاصل ہوتا ہے۔
4. نیک اَعْمال کرنے سے انسان کو انفرادی اور معاشرتی مسائل حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔
5. نیک اَعْمال کرنے سے انسان کی دل کی پیچیدگیاں کم ہوتی ہیں اور وہ اپنے زندگی کو خوشی سے گزارتا ہے۔
6. دوسروں کے فائدے کے لئے نیک اَعْمال کرنے سے انسان کو انسانیت کا احساس بڑھتا ہے اور وہ دوسروں کی مدد کرنے میں فرصتیں پہچانتا ہے۔

7. نیک اَعْمال کرنے سے انسان کی دنیوی مشکلات میں آسانی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دُور فرماتا ہے۔
8. آخرت میں نیک اَعْمال کے فائدے بہت زیادہ ہیں، جیسے کہ جنت کی نعمتیں اور اللہ کی قربانی حاصل ہوتی ہیں۔

ان کچھ مختصر مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیک اَعْمال کی برکتیں انسان کی زندگی کو بہتر بناتی ہیں، دُنیا اور آخرت دونوں میں۔ اس لئے ہمیشہ اچھے اعمال کرنے کی کوشش کریں اور دوسروں کے لئے اچھائیاں پھیلائیں۔

حواشی و مراجع

---

[1] مصنف عبد الرزاق، کتاب الجامع، جلد:10، صفحہ:189، حدیث:20430

[2] القرآن الکریم، پارہ14، سورۃ النحل، آیت 41

3 القرآن الکریم، پارہ،14، سورۃ النحل، آیت30

4 تفسیر صراط الجنان، پارہ14، سورۂ نحل، زیرِ آیت30، جلد5، صفحہ306

5 القرآن الکریم، پارہ14، سورۃ النحل، آیت97

6 حِلْیَۃُالْاَولیاء، جلد7، ص385، رقم10941

7 مجموع رسائل ابن رجب، جلد:3، صفحہ:100

8 القرآن الکریم، پارہ28، سورۃ الطلاق، آیت4

9 القرآن الکریم، پارہ28، سورۃ الطلاق، آیت2

10 معجمِ اوسط، جلد4، ص311، حدیث6086

11 القرآن الکریم، پارہ16، سورۃ الکہف، آیت82

12 تفسیر صراط الجنان، پارہ16، سورۂ کہف، زیرِ آیت82، جلد6، ص25

13 تفسیرِ خازن، پارہ16، سورۂ کہف، زیرِ آیت82، جلد3، ص174

14 مجموع رسائل ابن رجب، جلد3، ص100

15 صحیح بخاری، کتاب الایمان، حدیث54

16 سنن ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، باب الہم بالدنیا، ص668، حدیث4105